

شرح : معلوم ہے کہ شعلہ ریشم میں لپٹا ہوا نہیں رہ سکتا، وہ فوراً بھڑک اٹھتا ہے۔ مرزا کہتے ہیں کہ شعلہ ریشم میں برآسانی لپٹا جاسکتا ہے، لیکن سوزِ غم کو دل میں چھپائے رکھنے کی تدبیر بہت مشکل ہے۔

گویا یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ دل ریشم سے بدبہجا زیادہ آتشگیر اور غمِ عشق کا سوزِ آگ سے زیادہ سرکش و بے پناہ ہے۔

۴۔ شرح : محبوب نے باغ کی سیر کا قصد کیا۔ شاعر کہتا ہے کہ حقیقتاً وہ باغ کی سیر کے لیے نہیں نکلے، بلکہ یہ ایک شوخی آمیز بہانہ ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے فداکار زخمیوں کو ایک نظر دیکھ آئیں۔ گویا باغ میں پھولوں کے کھلنے کا منظر وہی حیثیت رکھتا ہے، جو محبوب کے تیرنگاہ اور تیغِ غمزہ کے گھایلوں کا ہے۔ بہانے کی شوخی کا مطلب یہی ہے کہ وہ ان گھایلوں کو دیکھنا سیرِ باغ کی طرح مزحت و انبساط کا باعث سمجھتے ہیں۔

۵۔ لغات۔ التفات : توجہ، مہربانی، لطف، کرم

تمہید : ابتدا۔ آغاز۔ پیش خمیہ۔

شرح : تو آیا، ہم سادگی سے یہ سمجھتے رہے کہ ہم پر خاص توجہ اور لطف و کرم ہوا ہے ہمارے لیے یہ لطف و کرم ایسی خاص چیز تھا، جس پر جان تک نثار کر دینے کے لیے آمادہ تھے۔ لیکن اسے ظالم! تیری حالت یہ کہ ادھر آیا، ادھر جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ گویا تیرا آنا التفات اور لطف و کرم کی بنا پر نہ تھا، بلکہ تیرے چلے جانے کی تمہید تھا۔

دوسرے مصرع سے اول یہ واضح ہوتا ہے کہ محبوب صرف رواروی آیا اور چل دیا، دوم اس میں خوبی یہ ہے کہ کوئی بھی آنا ہو، وہ بہر حال جانے کی تمہید ہوتا ہے۔

۶۔ لغات۔ لکدکوب : لات مارنا، ٹھکراؤ، پامالی، کڑی ضربیں۔

شرح : میری طاقت کسی زمانے میں حسینوں کے ناز بے تکلف اٹھایا